جناب ڈاکٹر محمد یسین مظہر صدیقی ندوی صاحب

مکی مواخات ـــ اسلامی معاشرہ کی اولین تنظیم

مدنی مواخات کو اسلام میں معاشرتی تنظیم کا آغاز خیال کیاجاتا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد ۱ھ کے آغاز میں مہاجرین وانصار کے درمیان استوار فرمائی تھی یہ خیال اتنا پختہ اور دل نشین ہوگیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں اس کی تنظیم وتشکیل کا کوئی تصور کرنا بھی مشکل ہوگیا ہے ، عوام تو درکنار علماء و محققین بھی اس کے صحیح ادراک سے قاصر ہیں ۔ اسی بنا پر مکی اسلام ومدنی اسلام کی تفریق بھی کی جاتی ہے ۔ (۱)

حقیقت یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے تیرہ سالہ دور (۱۳-۱ نبوی) میں اسلامی تہذیب وتمدن کا صحیح تو درکنار عمومی تجزیہ بھی نہیں کیا گیا ۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگ روایتی طرزنگارش کے اسیر ہیں بلکہ یہ کہنا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ مکھی پر مکھی مارنے کے عادی ہیں ۔ مصادر وماخذ میں جو مواد جس انداز میں ملتا ہے اس کو اسی انداز میں پیش کردیتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ تمام کتب سیرت وتاریخ تقریباً ایک جیسی ہوتی ہیں ۔ (۲) مواد کی کمی نہیں ، صرف ان کے تحلیل وتجزیہ کی ضرورت ہے اور ان کو نئے اور حقیقی انداز میں پیش کرنے کی حاجت ہے ۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی دور میں مسلمانوں کو منظم ومرتب کیا یا ان کی تنظیم کے معاملہ کو تیرہ سال تک کے لیے موخر رکھا ؟ عام تصور کے برخلاف تاریخی شواہد اور کتب سیرت میں درج حقائق یہ ثابت کرتے ہیں کہ تنظیم وتشکیل کے علاوہ سماجی ، معاشی اور تہذیبی ارتقاء کا سلسلہ بھی مکہ مکرمہ کے اولین زمانے ہی سے شروع ہوگیا تھا جن میں معاشرتی تنظیم سرفہرست تھی ، جیسا کہ ہم آگے بیان کریں گے بعض متقدمین ومتوسطین اصحاب سیر نے بھی مدنی مواخات کی طرح مکی مواخات کا تذکرہ کیا ہے لیکن اکثر اصحاب سیر نے صرف مدنی ہی مواخات کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے مکی مواخات کو اس سے خلط ملط کردیا ہے ۔ ان کے بیان کے مطابق مدینہ منورہ تشریف لے جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے درمیان بھائی چارہ (مواخات) کرایا تھا اس کے نتیجے میں ایک مہاجر دوسرے انصاری کا بھائی بنادیا گیا تھا اور وہ دونوں ہر شئی میں مشارکت وموافقت اور تعاون وتفاعل کے پابند تھے حتیٰ کہ ایک بھائی کے مرنے پر اس کا دینی بھائی اس کی جائیداد ومال کا وارث ہوتا تھا اور مرحوم کے خون کے رشتے دار محروم ہوجاتے تھے ۔

اس کا ذکر سیرت کے تمام قدیم مصادر اور تاریخی مآخذ میں ملتا ہے اور انہیں پر ہماری تمام ثانوی کتب سیرت وتاریخ مبنی ہیں۔ سیرت کے بعض مصادر میں ایک اور مواخات اسلامی کا بھی ذکر ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکی مسلمانوں کے درمیان استوار فرمائی تھی، مگر اس کا ذکر کوئی نہیں کرتا اور چند ایک جو اس کا ذکر کرتے بھی ہیں تو مدنی مواخات کے ضمن میں یا اس کے پس منظر میں مدنی دور ہی میں کرتے ہیں۔ اس کی اصل جگہ اور زمانے کو وہ نظرانداز کر گئے ہیں اس کا سبب وہی روایت پرستی اور روش عام کی پیروی ہے۔ ہمارے اکثر سیرت نگار ابن ہشام پر کلی انحصار کرتے ہیں، خال خال ہی دوسرے مصادر کی جانب اعتناء کرتے ہیں اور چونکہ ابن ہشام کی موجودہ کتاب سیرت میں مکی مواخات کا ذکر نہیں پایا جاتا اس لیے اس سے ان کے تعرض کرنے کا بھی سوال نہیں پیدا ہوتا، بعض سیرت نگاروں نے ابن سعد پر اعتماد کرکے یہ لکھا ہے کہ گو مواخات اصلاً مہاجرین وانصار کے درمیان ہوئی تھی، لیکن بعض مہاجرین کے بعض مہاجرین سے اور بعض انصاریوں کا انصار سے بھی بھائی چارہ ہوا تھا لیکن یہ آخری شق تحقیق طلب ہے، یہاں اس کو نظرانداز کرکے ہم اصل مسئلہ پر گفتگو کرتے ہیں۔

سیرت نبویؐ کے بہت سے مصادر ہماری دسترس میں نہیں ہیں تاہم جو بھی دستیاب ہیں ان میں سے متعدد میں مکی مواخات کا ذکر موجود ہے۔ ابھی تک کی معلومات کے مطابق محمد بن حبیب بغدادی (م ۸۶۰ء ؁۲۴۵ھ) پہلے شخص ہیں جنہوں نے مکی مواخات کا ذکر صراحتاً اور مدنی مواخات سے علٰحدہ کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت سے قبل مواخات کی اور ان (مسلمانوں) کے درمیان "حق ومواسات" (سچائی اور ہمدردی) پر بھائی چارہ قائم کیا اور ایسا مکہ میں کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ذات والا صفات اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بیچ مواخات قائم کی، اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ وحضرت عمر فاروقؓ، حضرت حمزہؓ ہاشمی اور حضرت زید بنؓ حارثہ کلبی، حضرت عثمان بنؓ عفان اموی و حضرت عبدالرحمن بنؓ عوف زہری، حضرت زبیر بنؓ عوام اسدی وحضرت عبداللہ بنؓ مسعود ہذلی، حضرت عبیدہ بنؓ حارث ہاشمی وحضرت بلال بنؓ رباح حبشی، حضرت مصعب بنؓ عمیر عبدری وحضرت سعد بنؓ ابی وقاص زہری، حضرت ابوعبیدہ بنؓ جراح فہری وحضرت سالم مولیٰؓ ابی حذیفہ اموی، حضرت سعید بنؓ زید عدوی وحضرت طلحہ بنؓ عبیداللہ تیمی کے درمیان مواخات قائم کی۔ بغدادی نے اسی کے ساتھ ہی صراحت بھی کی ہے کہ یہ مکہ کی مواخات تھی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات

قائم فرمائی ... اور اس بار حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت سہیل بن حنیف انصاری اوسی (م ۶۵۸ء ۳۸ھ) کے درمیان بھائی چارہ استوار کیا، اور اس کے بعد دوسرے تمام مدنی دینی بھائیوں کا ذکر کیا ہے۔ (۳) دوسرے اہم مورخ اور زمانی ترتیب میں مقدم حافظ ابن عبدالبرد(یوسف بن عمر بن عبدالبرالنمری (۴۶۳ ۳۶۸ھ) ہیں جنہوں نے مکی مواخات کا ذکر کیا ہے مگر انہوں نے دونوں واقعات تنظیمی کی ترتیب الٹ دی ہے۔ وہ پہلے مدنی مواخات کا ذکر کرتے ہیں جس کا عنوان ہے: " مواخات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین المھاجرین والانصار رضی اللہ عنھم احمعین " ۔ اس کی تفصیل بیان کرنے کے بعد وہ آخر میں یہ واضح بیان دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل حق ومواسات کی بنیاد پر ہی مہاجرین میں سے بعض کی بعض سے مواخات استوار کی تھی، ان کی بیان کردہ فہرست بغدادی کے مطابق ہے مگر انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نبوی ذات گرامی کی مواخات کا ذکر نہیں کیا ہے، اگرچہ مدنی مواخات کے حوالہ سے اس کا نہ صرف ذکر کیا ہے بلکہ کئی روایات بھی اس معنی ومطلب کی نقل کی ہیں۔ (۴)

عظیم اندلسی سیرت نگار امام ابن سیدالناس (محمد بن عبداللہ بن یحیٰی (۷۳۴ - ۶۷۱ھ) نے دونوں مواخات مکی ومدنی کا واضح ذکر ہے۔ " ذکرالمواخات " کے عنوان سے وہ اپنا بیان اس طرح شروع کرتے ہیں کہ مواخات دوبار ہوئی۔ پہلی بار مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے مہاجرین کے درمیان " حق ومواسات" پر رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استوار کی۔ علامہ موصوف اور بغدادی کی فہرستیں یکساں ہیں۔ البتہ ان کے یہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کے درمیان مواخات کا ذکر سب سے آخر میں ہے، جبکہ بغدادی کی فہرست کا آغاز ہی اس سے ہوا ہے۔ (۵)

محمد جلیل اور شاہ بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی (ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی مصری شافی (۱۴۴۹ - ۱۳۷۲ - ۸۵۲ - ۷۷۳ھ) نے مکی مواخات کے بارے میں مزید روایات نقل کی ہیں۔ وہ حافظ ابن عبدالبر کے اس بیان کو کہ مواخات دوبار ہوئی پہلی مرتبہ مکہ میں اور دوسری مرتبہ مدینہ میں دہرانے کے بعد حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات زبیر اور عبداللہ بنؓ مسعود کے درمیان مواخات قائم کی، حالانکہ وہ دونوں مہاجرین میں سے ہیں۔ اس حدیث کو امام حاکم کے علاوہ حافظ ابن عبدالبر نے بھی نقل کیا

ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔ حافظ ضیاء الدین مقدسی نے اس روایت کو اپنی تالیف لطیف مختارہ میں امام طبرانی کی معجم کبیر کے حوالے سے بھی بیان کیا ہے۔ حافظ عسقلانی نے اس سند کی مزید توثیق کرکے مکی مواخات کے بارے میں امام حاکم کی ایک روایت نقل کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ حافظ ابن تیمیہ کے خیال میں مستدرک حاکم کی روایات کے مقابلہ میں مقدسی کی مختارہ کی روایات واحادیث زیادہ صحیح اور قوی ہیں۔ اسی مستدرک حاکم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور فلاں فلاح میں مواخات استوار کی اور حضرت علیؓ کے استفسار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنا بھائی قرار دیا۔ گو حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام بخاری کی حدیث مواخات کی تشریح میں یہ تفصیل فراہم کی ہے، لیکن خود امام بخاریؒ نے اگرچہ مکی ومدنی زمانوں کا ذکر نہیں کیا ہے تاہم ان کے ترجمہ باب، حدیث اور ابواب صحیح میں "حدیث مواخات" کی ترتیب وغیرہ سے واضح ہوتا ہے کہ ان کی تمام روایات بلکہ ان کا زور مدنی مواخات پر ہے۔ امام بخاری نے عنوان باب قائم کیا ہے: "باب كيف آخى النبی صلى الله عليه وسلم بين اصحابه" اور اس میں حضرت سلمان الفارسی اور ابوالدرداءؓ کے مابین مواخات کا حوالہ ہے اور جو حدیث نقل کی ہے وہ حضرت سعد بن ربیع انصاری اور عبدالرحمن بن عوف زہری کی مواخات کا ذکر کرتی ہے، اور یہ دونوں مواخات مدنی دور کی ہے جو انصار ومہاجرین کے درمیان ہوئی تھی۔ امام بخاری نے بعض اور مقامات پر بھی "حدیث مواخات" کا ذکر کیا ہے اور وہاں بھی زمانہ مدنی ہی ہے مکی نہیں، اگرچہ ترجمہ باب میں زمانہ کی قید نہیں ہے۔ پھر امام موصوف نے مواخات کا باب "باب هجرة النبی صلى الله عليه وسلم واصحابه الى المدينة" کے بعد باندھا ہے جو اس بات کا اشارہ ہے کہ ان کی حدیث مواخات اور ترجمہ باب کا تعلق مدنی دور سے ہے۔ (۷)۔ امام بخاری کے دوسرے شارح امام قسطلانی (احمد بن محمد المصری (۸۵۱ھ ۔ ۹۲۳ھ ۔ ۱۴۴۸ء ۔ ۱۵۱۷ء) نے بھی مکی اور مدنی دوبار کی مواخات کا ذکر کرکے وہی نام گنائے ہیں جو حافظ ابن سیدالناس کی روایت کے مطابق روایت مواخات میں موجود ہیں۔ آخر میں "مشروعية التواخى" کے فوائد اور مصالح بیان کیے ہیں۔ (۸)۔

حسین بن محمد حسن دیار بکری م حدود ۱۵۵۹ء ۹۶۶ھ) نے مکی مواخات کے بارے میں حافظ ابن حجر، حاکم اور ابن عبدالبر کے حوالے سے کسی قدر تفصیل قلم بند کی ہے۔ (۹) مگر زیادہ تفصیل (علی بن برہان الدین حلبی ۱۴۴۳ ۔ ۱۵۶۷ء ۔ ۱۰۴۴ ۔ ۹۷۵ھ) نے فراہم کی ہے۔ انہوں نے حضرت زید بن ابی اوفی کی سند سے حافظ ابن الجوزی (ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد قرشی

بکری حنبلی ۴۰۰ - ۱۱۱۶ء ۹۷ - ۵۱۰ھ) کی روایت نقل کی ہے کہ میں مدینہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آیا تو آپؐ نام لے لے کر لوگوں کو تلاش کرارہے تھے۔ جب لوگ جمع ہوگئے تو آپؐ نے ارشاد فرمانے کے بعد حضرت ابوبکر وعمر کے درمیان مواخات استوار کی اس پر امام طبی نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ ہجرت کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے مابین مواخات استوار کی تھی جبکہ یہ دونوں حضرات مہاجرین میں سے تھے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ سہو ہوگیا کہ انہوں نے مہاجرین کے درمیان مواخات کی بات کہی ہے۔

"معروف ومشہور تو یہی ہے کہ مواخات دوبار واقع ہوئی۔ ایک بار مہاجرین کے درمیان ہجرت سے قبل اور ایک بار ہجرت کے بعد مہاجرین وانصار کے درمیان ...." اس کے بعد امام طبی نے مدینہ میں جن مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات ہوئی تھی، ان کی تعداد بیان کر کے اس پر دلیل قائم کی ہے اور مدنی مواخات کے بارے میں دوسری تفصیلات دی ہیں۔ (۱۰)

علامہ زرقانی (عبدالباقی بن یوسف مصری ۸۸ - ۱۶۱۱ء ۹۹ - ۱۰۲۰ھ) نے "ذکر المواخات بین الصحابۃ رضوان اللہ علیھم اجمعین" عنوان کے تحت پہلے حافظ ابن البر کا قول نقل کیا ہے کہ مواخات دوبارہ ہوئی تھی۔ اول بار مکہ میں مہاجرین کے درمیان اور امام حاکم کی روایت پر اس پہلی مواخات کے مذکورہ بالا دینی بھائیوں کے اسمائے گرامی نقل کیے ہیں۔ مواخات رضی اللہ عنہ سے متعلق مختلف روایات وتفصیلات کے علاوہ زرقانی نے مواخات مکی کے بارے میں جو تفصیلات یانکات دیے ہیں وہ بالترتیب یہ ہیں: امام حاکم کے مطابق حضرت طلحہؓ وزبیرؓ کے درمیان مواخات ہوئی تھی مگر ایک روایت میں ہے کہ حضرت زبیرؓ وابن مسعودؓ میں استوار ہوئی تھی۔ دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ جب ہردو کے درمیان مواخات قائم ہوگئی تو صرف حضرت علیؓ باقی بچ گئے، ان کے عرض ومعروض پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی مواخات ہوئی جس کے متعلق احادیث کثیرہ منقول ہیں، آگے چل کر زرقانی نے مزید صراحت کی ہے کہ حاکم وابن عبدالبر نے سند حسن کے ساتھ حضرات ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیرؓ اور ابن مسعودؓ کے درمیان مواخات استوار کی تھی حالانکہ وہ دونوں مہاجرین میں سے تھے۔ ان کا باقی ابن حجر کے مطابق ہے اور پھر مدنی مواخات کی تفصیل دی ہے۔ جس کی اہم بات مواخات کی ضرورت وحکمت اور مقصد کی وضاحت ہے۔ (۱۱)

مکی مواخات سے بے خبری کے اسباب:- مندرجہ ذیل بالا حقائق وشواہد سے یہ

ثابت ہوجاتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا۔ لیکن اس کے ذکر سے سیرت کے مشہور مصادر وآخذ خالی ہیں۔ اس کے اسباب و وجوہ کا پتہ لگانا کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ یہ بات تو تسلیم شدہ ہے کہ حیات نبوی اور سیرت محمدی کی تمام جزئیات جمع نہیں کی جاسکی ہیں۔ خصوصاً مکی دور اور ابتدائی عہد کے تنظیمی واقعات وحالات، کیونکہ زیادہ تر سیرت نگاروں کی توجہ دوسرے حالات ومعاملات پر مرکوز رہی، ابتدائی مؤلفین سیرت امام عروہ بن زبیر (۷۱۳ - ۶۴۳ء ۹۴ - ۲۲ھ) امام زہری (محمد بن مسلم ۷۴۲ - ۶۹۵ء ۱۲۴ - ۵۸ھ) اور امام موسیٰ بن عقبہ ۷۵۸ - ۶۷۵ء ۱۴۱ - ۵۵ھ) وغیرہ نے بہت سا مواد جمع نہیں کیا۔ ان میں بعض حضرات کی کتابیں اب دستیاب نہیں ہیں مگر ان کی مرویات دوسری کتابوں مین درج ہیں۔ عروہ بن زبیر کی مغازی اور ابن اسحاق کی سیرت چھپ گئی ہیں اور ان کے اردو ترجمے بھی ہوچکے ہیں۔ (۱۲)۔ دوسری وجہ یہ ہے سیرت کا بہت سا مواد تنقیح وتہذیب کے عمل میں صفحات تاریخ سے محو ہوگیا جیسا کہ ابن ہشام (عبدالملک بن ہشام م ۸۲۸ء ۲۱۳ھ) نے سیرت ابن اسحاق کی تہذیب وترتیب میں کیا۔ یا امتداد زمانہ اور عام بے اعتنائی سے ضائع ہوگیا، جیسے واقدی (محمد بن عمر ۸۲۳ - ۷۴۷ء ۲۰۷ - ۱۳۰ھ) کی اصل کتاب سیرت کے دوتہائی گمشدگی یا امام اموی یحییٰ بن سعید بن ابان م ۸۱۹ء ۱۹۴ھ) کی سیرت نبوی وغیرہ کی بربادی۔

غرض تیسری / نویں صدی سے آج تک متعدد معتمد ومستند مصادر سیرت میں مکی مواخات کا ذکر ملتا ہے جس سے سیرت کا یہ مہتم بالشان واقعہ پوری طرح ثابت ہوجاتا ہے کیونکہ بغدادی ابن عبدالبر، ابن سیدالناس، ابن حجر عسقلانی اور ان کے حوالے سے حاکم ومقدسی نے اور قسطلانی، دیار بکری، حلبی اور زرقانی وغیرہ نے نہ صرف اس کی روایت کی ہے بلکہ اس کو مستندو معتبر بھی قرار دیا ہے۔ استناد وشہادت کے باب میں امام ابن تیمیہؒ کی رائے بھی موجود ہے جو اسے اور بھی معتبر ومعتمد علیہ بناتی ہے۔ گویا مکی مواخات کی روایات ایک دو نہیں متعدد کتب سیروتاریخ موجود ہیں۔ غالباً اس سے بے خبری کا سب سے بڑا اور خاص سبب مکی ومدنی مواخات کے بارے میں روایات کا اختلاط ہے۔

مکی ومدنی مواخات میں اشتباہ کے اسباب:- روایات نے اپنی بعض روایات میں ان دونوں واقعات مواخات میں خلط ملط کرکے خلط مبحث ہی نہیں کیا بلکہ متعدد اہل حدیث، اصحاب اخبار اور مورخین کو پراگندہ بیانی کا شکار بھی بنایا ہے۔ یہ حضرات بالعموم بحث کا آغاز اس

عنوان سے کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد مسجد نبوی میں ایک روز نام بنام اپنے صحابہ کرامؓ کو بلایا اور انصار و مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ کرایا مگر جب وہ صحابہ کرامؓ کے ان دینی بھائیوں کا ذکر کرتے ہیں تو طرفین میں مہاجرین ہی کا نام لیتے ہیں۔ یہ الفاظ اور تعداد متعدد حضرات کے ہاں پایا جاتا ہے، مثلاً امام ابن حبان بستی (محمد بن حبان بن احمد ابوحاتم التمیمی البستی م ۹۶۵ء ۳۵۴ھ) مدنی مواخات کا جو پس منظر بیان کرتے ہیں وہ بہت دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ بخار کی نقاہت کے سبب بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہیں۔ فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز قائم کی نماز سے آدھی ہوتی ہے لہذا لوگوں نے اپنی اپنی نماز کھڑے ہوکر پوری کی۔ آپؐ نے دعا فرمائی: اے میرے اللہ! مدینہ میں مجھے مکہ سے دوگنی برکت عطا فرما۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات قائم فرمادیں۔ یہ ماہ رمضان تھا۔ آپ مسجد میں داخل ہوئے اور فرمانے لگے فلاں فلاں کہاں ہے؟ آپؐ برابر ان کو گناتے اور بلاتے رہے تاآنکہ وہ آپؐ کی خدمت میں اکھٹا ہوگئے۔ پھر فرمایا: میں تم سے ایک بات (حدیث) بیان کرتا ہوں اسکو یاد کرلو اور اسے اپنے بعد والوں سے بھی نقل کرو۔ "اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایک مخلوق کا انتخاب فرمایا اور یہ آیت پڑھی: "اللہ یصطفی من الملئکة رسولاً ومن الناس" (سورۃ ۲۲ نمبر ۷۵)۔ یہ مخلوق ایسی ہوگی جن کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا۔ میں تم میں سے کچھ کو جن کو چاہوں منتخب کرنے والا ہوں اور تمہارے درمیان اسی طرح مواخات قائم کرنے والا ہوں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے درمیان مواخات استوار کی ہے۔ پھر آپؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بلایا اور ان سے کچھ فرمایا اور پھر حضرت عمرؓ کو بلاکر کچھ فرمایا اور ان کے درمیان مواخات قائم کی۔ اسی طرح آپؐ نے حضرت عثمان بنؓ عفان اور عبدالرحمن بنؓ عوف کو باری باری بلاکر فرمایا اور مواخات ان دونوں میں استوار کی۔ یہی طرز عمل حضرت طلحہؓ وزبیرؓ، سعد بنؓ ابی وقاص اور عمار بنؓ یاسر اور عمیر ابوالدرداءؓ اور سلمان فارسی کے بارے میں اختیار فرمایا، امام بستی نے ان کلمات عالیات کا بھی ذکر کیا ہے اور خاتمہ میں یہ لکھا ہے کہ آپؐ نے صحابہ کرامؓ پر نظر ڈالی اور فرمایا: "بشارت ہو اور آنکھ ٹھنڈی ہو۔ تم پہلے ہوگے جو حوض پر پہونچوگے۔ تم بلند ترین غرفات میں ہوگئے اور آپؐ نے حضرت عبداللہ بنؓ عمر کی جانب نظر رحمت کی اور فرمایا: "اللہ کی حمد ہو جو گمراہی سے جسے چاہتا ہے بچالیتا ہے اور ہدایت عطا فرماتا ہے"۔ (۱۲)۔ اس کے بعد کا

حصہ روایت حضرت علیؓ سے آپ ﷺ کی مواخات سے متعلق ہے جو بعد میں زیر بحث آئے گا۔

غور فرمائیے کہ امام موصوف مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات کا تذکرہ اور مسجد نبوی میں اس کے انعقاد کی تفصیل بیان کررہے ہیں لیکن جن چھ چھ اشخاص کا ذکر خیر فرمایا ہے اور ان میں پانچ پانچ بشمول حضرت محمد بنؐ عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاشمی اور علی بنؓ ابی طالب ہاشمی مہاجرین کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور صرف ایک ایک یعنی ابوالدرداءؓ ، عمیرؓ اور سلمان فارسیؓ مدنی وانصاری ہیں ، بلکہ اصلاً انصاری تو صرف حضرت ابولدرداءؓ ہیں ۔ رہے حضرت سلمانؓ تو ان کا تعلق فارس سے تھا جن کو زیادہ سے زیادہ مدنی کہا جاسکتا ہے ، جو ہجرت سے پہلے ہی مدینہ میں آبسے تھے لیکن ان کو انصاری نہیں قراردیا جاسکتا ۔ (۱۴)۔ روایات مواخات کے مزید تجزیہ و تنقیح سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابن حبان کی طرح امام حاکم ، امام ابن عبدالبر ، حافظ مقدسی ، امام طبرانی ، علامہ دیاربکری ، علامہ حلبی اور علامہ زرقانی کی نقل کردہ بعض روایات واحادیث میں بھی اختلاط کا عنصر پایا جاتا ہے اور اسکا اصل سر اور اصل امام سیرت ابن اسحاق (محمد بن اسحاق یسار ۷۶۷ ۔ ۷۹۵ء ۱۵۱ ۔ ۸۵ھ) کے یہاں ہے جو مدنی دور کے ضمن میں " المواخات بین المهاجرین والانصار " کا عنوان قائم کرتے ہیں مگر بالترتیب حضرت حمزہؓ وزید بنؓ حارثہ اور جعفر بنؓ ابی طالب اور معاذ بنؓ جبل کا ذکر کرتے ہیں ، جس پر ابن ہشام کا یہ تبصرہ بھی ہے کہ حضرت جعفرؓ اس وقت ارض حبشہ میں تھے ۔ ابن اسحاق کی باقی روایات مواخات میں واقعتاً مہاجرین وانصار کے نام آئے ہیں ۔ (۱۵)۔ ایک دوسرے امام سیرت وطبقات ابن سعد (محمد بن سعد بصری م ۸۴۵ ۔ ۸۴۴ء ۲۳۰ ۔ ۱۶۸ھ) نے یہ کہہ کر ایک مزید الجھن پیدا کردی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے بعض مہاجرین بعض مہاجرین سے مواخات کی اور پھر مہاجرین وانصار میں مواخات کی اگرچہ انہوں نے صحابہ کرامؓ میں سے کسی کا نام نہیں لیا ہے ۔ (۱۶) ۔یہ پراگندہ بیانی بلاذری (احمد بن یحییٰ بن جابر م ۸۹۲ء ۲۷۹ھ) کے ہاں ملتی ہے انہوں نے " قالوا " کہہ کر راویوں کی روایت یوں نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق ومواسات کی بنیاد مواخات استوار کی ، حمزہؓ وزید بنؓ حارثہ میں ، ابوبکرؓ وعمرؓ میں ۔ دوسرے پیراگراف میں ان کا ایک نیا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کے درمیان اس شرط پر مواخات قائم کی کہ وہ ذوی الارحام کے بجائے آپس میں وارث ہوں گے ۔ بعد بدریہ توارث ختم ہوا ۔ بلاذری نے مکی مواخات کا حوالہ نہیں دیا پھر بعد میں مدنی مواخات کا اسی تسلسل کے ساتھ ذکر کیا ہے

مگر ان کی مواخات کی روایات مدنی دور ہی سے متعلق ہے گو انصار ومہاجرین کا عنوان اور ہجرت مدینہ کا کوئی تذکرہ نہیں ہے تاہم آخری پیرے میں مہاجرین وانصار کا حوالہ موجود ہے کہ ان میں سے کوئی ایسا نہیں رہا تھا جس کی مواخات استوار نہ کی گئی ہو۔ (۱۷)۔ ابن سعد نے طبقات صحابہ کرامؓ میں متعدد مہاجرین کی باہمی مواخات کا ذکر جلد سوم وغیرہ میں کیا ہے۔ حضرت حمزہ بنؓ عبدالمطلب وزید بنؓ حارثہ کلبی کی مواخات کا ذکر کیا ہے مگر اس میں مکان کا حوالہ نہیں ہے۔ البتہ حضرت علیؓ کے ذکر خیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی مواخات کا ذکر بھی ہے اور جلد اول کے بیان کی تکرار بھی کہ مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کی اور انصار ومہاجرین کے درمیان مواخات کا استوار کی۔ حضرت زید بنؓ حارثہ کی مہاجری مواخات کا ذکر ہے پھر مدنی مواخات کا جو حضرت اسید بنؓ حضیر سے کی گئی تھی یہ دہری مواخات کا بیان ہے جو بعض دوسرے صحابہ کرامؓ کے تذکروں میں بھی ہے۔ (۱۸)۔ لیکن متعدد صحابہ کرامؓ کے ضمن میں صرف مدنی مواخات یا انصار ومہاجرین کی مواخات کا واضح بیان ہے جیسے حضرات ابومرثدؓ غنوی وعبادہ بنؓ صامت، مرثد بنؓ ابی مرثدؓ غنوی واوس بنؓ صامت، حضرت طفیل بنؓ حارث وحصین بنؓ الحارث کی دوانصاریوں سے مواخات، حضرت ابوحذیفہؓ اموی وعباد بنؓ بشرانصاری مکی صرف مدنی مواخات کا ذکر ہے، جبکہ ان کے مولیٰ حضرت سالم کی مکی اور مدنی مواخات دونوں کا ذکر ملتا ہے جو بہت عجیب باب ہے۔ مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات کا تذکرہ ابن سعد کی سوانحی تفصیلات کا ایک لازمی جزئیہ ہے جو آخر تک تقریباً تمام صحابہ کرامؓ کے ضمن میں ملتا ہے لیکن اس سے ہم کو سردست بحث نہیں ہے۔ (۱۹) مگر یہ بہت نادر ودلچسپ بات ہے کہ ایک مولیٰ کی مواخات مکی کا ذکر بھی ہوا اور مدنی مواخات کا بھی، مگر ان کے سرپرست وآقا کی مکی مواخات کا حوالہ تک نہ آئے۔ یہاں یہ محسوس ہوتا ہے کہ روایات میں کہیں خلا رہ گیا ہے۔ ابھی تک ہم نے جن کتب سیرت وتذکرہ کا مطالعہ کیا ہے اور جو اہل علم کو دستیاب ہیں ان میں سے کسی میں حضرت ابوحذیفہؓ کی مواخات کا ذکر نہیں مل سکا، نہ مکی اور نہ مدنی، مگر ان کے مولیٰ حضرت سالمؓ کی دونوں مواخات کا ذکر ملتا ہے یعنی ایک مہاجر سے بھی مواخات کا اور ایک انصاری صحابی سے بھی۔ یہ مسئلہ تحقیق طلب ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عہدجدید کے بیشتر اور بعض کبار سیرت نگاروں نے مکی مواخات کا اپنی اپنی تالیفات میں ذکر کیوں نہیں کیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض کو سرے سے اس کا علم ہی نہیں ہوسکا اور جن کو علم ہوا وہ روایت پرستی کے سبب اس کو مکی دور میں اس کے

صحیح موقع و محل میں پیش کرنے سے قاصر رہے۔*

مواخات کا مقصود عامل:- مکی مواخات کے مطالعہ میں اہم مسئلہ اس کے سبب وعامل کا ہے کہ مکی مواخات کیوں کی گئی؟ اس کا ایک مختصر اور تاریخی حوالے سے جواب تو یہ دیا جاسکتا ہے کہ جو وجہ مدنی مواخات کا باعث بنی تھی وہی مکی مواخات کےلیے بھی تھی۔ مکی مسلمانوں کےلیے روایت کےلیے بالعموم مہاجرین کی اصلاح استعمال کی گئی ہے جو غلط فہمی پیدا کرتی ہے مگر راویوں کے سامنے چونکہ مدنی مواخات کا پیش منظر تھا کہ وہ مہاجرین وانصار کے دوعرب طبقات کے درمیان استوار کی گئی تھی لہذا غیر شعوری طور پر انہوں نے "مہاجرین" کی اصلاح استعمال کرلی کہ وہ ہجرت سے قبل صرف انہیں کے درمیان قائم کی گئی تھی، حالانکہ اس کےلیے صحیح لفظ اہل مکہ یا مکی مسلمانوں کا تھا۔ یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ مکی مسلمانوں کا تعلق مختلف قبیلوں اور خاندانوں سے تھا۔ ان میں قریشی اور غیر قریشی دونوں شامل تھے۔ خاص مکہ مکرمہ کے باشندے بھی تھے اور بعض دوسرے علاقوں کے باشندے بھی۔ پھر ان کے خاندانی تعلقات بھی غیر مستحکم بن گئے تھے کہ کسی کا بھائی مسلمان تھا تو بہن غیر مسلم، بیوی مسلم تھی تو شوہر غیر مسلم، باپ صاحب ایمان تھا تو ماں کافر، یا اس کے برعکس۔ مسلمانوں کے بعض پورے پورے خاندان بھی مسلم ہوگئے تھے لیکن ان کی تعداد بہت کم تھی۔ زیادہ تر منقسم خاندانوں کے افراد تھے یا اپنے خاندانوں سے اسلام کی وجہ سے منقطع واجنبی بن گئے تھے۔ مسلمانوں کا مسئلہ تھا کہ وہ اپنے خاندانوں سے کٹ گئے تھے اور اگرچہ ان کوان کے خاندانوں نے بالکل تج نہیں دیا تھا مگر ان کو اب اپنا رکن بھی نہیں سمجھتے تھے۔ دوسری طرف ان کے خاندان کو اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکوہ تھا کہ ان کے افراد دو اشخاص کو مسلم بناکر ان کے خاندانی نظام کو درہم برہم کردیا تھا اور یہ ان کا سب سے بڑا شکوہ تھا۔ (۲۰)۔ جب ان مکی مسلمانوں کی تعداد معتدبہ ہوگئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں مکی مواخات یا اسلامی بھائی چارہ قائم کرایا۔ اس کی وجہیں تو بہت ہیں لیکن

* الحق: مقالہ نگر نے اس مسئلہ کو جس قدر اہمیت دی ہے ممکن ہے اور لوگوں کے نزدیک یہ مسئلہ اتنا اہم نہ ہو اس لیے انہوں نے مکی مواخات کا ذکر نہ کیا ہو اور ظاہر ہے کہ مدنی مواخات جیسی اہمیت مکی مواخات کی ہے بھی نہیں، مکی ومدنی اسلام کی تفریق یقیناً غلط ہے لیکن مکی اور مدنی دور میں فرق اور دونوں کے حالات واحکام میں اختلاف تو ہے ہی جس کو مقالہ نگار اہمیت نہیں دے رہے ہیں اور دوسروں پر خواہ مخواہ طنز تعریض کررہے ہیں۔

مندرجہ ذیل تین بنیادی اور اہم ہیں : اول خاندانی روابط سے محروم اور اعزہ واقارب کی محبت وشفقت اور تعلق سے منقطع مسلمانوں کو ایک ایسا سماجی اور معاشرتی ماحول فراہم کیا جائے جو ان کو یگانگت و ہم آہنگی فراہم کرے اور خاندان سے تعلق ٹوٹنے کے سبب جو معاشرتی خلا پیدا ہوگیا ہے اس کو پر کرے۔ دوم متعدد مکی آیات میں امت اسلامی کو دوسری امتوں اور دوسرے لوگوں سے الگ اور ممتاز معاشرتی جماعت قرار دیا گیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے از اول روز یہ حقیقت واضح تھی کہ مسلمانوں کی معاشرتی تنظیم اور مذہبی تہذیب اور سیاسی تشکیل کرنی ہے مگر اس کے لیے وہ اذن الٰہیٰ کے ساتھ ساتھ موزوں وقت کے بھی منتظر تھے۔[ف] جونہی یہ دونوں شرطیں پوری ہوئیں اور مکی مسلمانوں کی ایک معتدبہ تعداد وجود میں آگئی اور حالات کے دباؤ نے ان کو مکی اور قریشی سماجی نظام میں اچھوت بنادیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مواخات کے ذریعہ معاشرتی ہم آہنگی پیدا کردی۔ سوم اسلام صرف ایک مذہب کی حیثیت سے وجود میں نہیں آیا تھا، وہ ایک دین ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے لہذا معاشرتی وسماجی سطح پر بھی وہ اپنی انفرادیت، اپنا تشخص اور اپنا ملی وجود قائم و مستحکم کرنا چاہتا تھا۔ اسلامی دینی تعلیمات میں معاشرتی، قانونی، سیاسی، اقتصادی اور تہذیبی سب ہی قسم کے احکام شامل تھے۔ قریشی اکابر کو بھی اس کا ادراک جلد ہوگیا تھا کہ اسلام ان کے جاہلی نظام کے بالمقابل ایک متوازی نظام استوار کرنا چاہتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آغاز اسلام میں یہ کہا تھا کہ "ہم جس دن تین سو ہوگئے تو یا تو تم اسے ہمارے لیے یا ہم تمھارے لیے خالی کردیں گے"۔ (۲۱) تو وہ محض ایک تعلّی آمیز دھمکی یا تفاخر نہ تھا بلکہ اپنی تنظیمی قوت کی پیش گوئی تھی۔ مسلم آبادی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ دوسرے تمام سماجی، سیاسی، اقتصادی اور تہذیبی اداروں کا وجود میں آنا ناگزیر واقعات کا سلسلہ تھا جس کو کسی طرح سے روکا نہیں جاسکتا تھا اور بالآخر مدینہ میں ایسا بطور احسن وجود پذیر ہوا اس کی اولین وجہ یہ تھی کہ ہجرت نبوی سے معاً قبل شہر نبی میں مسلم اکثریت وجود میں آگئی تھی۔ مسلم طبقات میں اوس وخزرج اور مہاجرین وغیرہ کے متعدد سماجی تقسیمات تھیں جو اپنے اپنے قبائلی اور سماجی روایات طرز حیات کی پابند تھیں۔ ان کو جب اسلامی سماجی تنظیم میں پرو دیا گیا تو اسلامی بھائی چارہ اور دینی مواخات کا وہی طریقہ اپنایا گیا جو مکہ میں آزمایا جاچکا تھا۔ ظاہر ہے کہ اسلامی معاشرہ کی تنظیم و تشکیل اور اسکے وجود کا صرف اور صرف ایک ہی محور ہوسکتا ہے اور وہ اسلام کا تعلق تھا۔

•

[ف] الحق: اسی بنا پر مکی ومدنی عہد میں بھی فرق کیا جاتا ہے۔

حواشی

(۱) مکی اسلام اور مدنی اسلام کی تفریق مستشرقین کی تحریروں میں عام ہے جس کا اثر مسلمانوں اور بالعموم ان کے جدید تعلیم یافتہ طبقے پر بھی پڑا ہے، ملاحظہ ہو: جی ای وی گرونی بام۔ (G.E.V. GRUNE BO UM) ۔ کلاسیکل اسلام (QLASSICAL ISLAM) انگریزی ترجمہ لندن ۱۹۷۰ء (ص ۴۸ ۔ ۲۷) وغیرہ۔ اسی بناپر خیال کیا گیا ہے کہ مکی دور میں احکام نہیں دیے گئے تھے، جس کو قرآن کریم کی مکی سورتوں کے حوالے سے زیادہ پیش کیا جاتا ہے۔ (۲) عربی، اردو اور بیشتر انگریزی کتب سیرت کا موازنہ اس روایت پرستی اور ایک دو مصادر پر کلی انحصار کو اچھی طرح واضح کردیتا ہے، ان کے موضوعات وعناوین اور مباحث وغیرہ یکساں ہوتے ہیں، صرف زبان واسلوب کا فرق ہوتا ہے۔ (۳) کتاب المحبر (ص ۷۱ ۔ ۷۰) کی تالیفی خصوصیت یا ترتیبی تنظیم یہ ہے کہ وہ مختلف عناوین کے تحت غیر مربوط مباحث پیش کرتی ہے۔ لہذا وہ ذکر المواخات کے تحت پہلے مکی مواخات کو پھر مدنی مواخات کو بیان کرتی ہے جو ان کے انداز تالیف کے مطابق بالکل منطقی ہے۔ اصلاً وہ کتاب سیرت وتاریخ وتہذیب ہے۔ حضرت سہیلؓ بن حنیف اوسی انصاری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ مدینہ میں ان کی مواخات حضرت علیؓ سے ہوئی یہی وجہ ہے کہ وہ حضرت علیؓ کے ہمیشہ حامی وناصر رہے اور جنگ صفین میں انہیں کے پرچم تلے شریک ہوئے۔ حضرت علیؓ کی زندگی میں وفات پائی تو حضرت موصوف نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ کوفہ میں مدفون ہوئے، نیز ابن اثیر، اسدالغابہ دوم (ص ۶۵ ۔ ۳۴۴) (۴). الدرر فی اختصار المغازی والسیر، (ص ۹۴ ۔ ۷۵) (۵). عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر، اول (ص ۶۸ ۔ ۲۴۴) (۶). فتح الباری مطبعہ دار المعرفۃ بیروت (غیر مورخہ) ہفتم (ص ۴۷ ۔ ۲۷۰) (۷). الجامع الصحیح، باب کیف آخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ۔ وراثت کے حق براور کا ذکر امام بخاری نے کتاب التفسیر، سورۃ النساء میں بھی کیا ہے۔ (مصطفیٰ البابی الحلبی مصر ۱۳۴۵ھ کی طباعت ۸۸/۵) نیز ملاحظہ ہو: مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الفضائل، باب مواخات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (۸). ارشاد الساری، مطبعہ امیریہ بولاق مصر ۱۳۲۴ھ ششم (ص ۲۳۶)۔ (۹). تاریخ الخمیس، المطبعۃ العامرۃ العثمانیہ ۱۳۰۲ھ اول (ص ۸ ۔ ۳۹۷) (۱۰). السیرۃ الحلبیۃ، قاہرہ ۱۲۹۲ھ دوم (ص ۲۰ ۔ ۱۱۹) (۱۱). شرح المواهب اللدنیۃ، بولاق ۱۸۷۴ / ۱۲۹۱ھ اول (ص ۵۲ ۔ ۳۴۹) (دار الطباعۃ، المیریہ المصریہ)۔ (۱۲). مزید بحث کے لیے ملاحظہ ہو: جوزف ہوروونس، اولین کتب سیرت اور ان کے مولفین، اردو ترجمہ از نثار احمد فاروقی، نیز خاکسار کا مضمون مقدمہ بر کتب سیرت (۱۳). کتاب الثقات، دار المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن ۱۹۷۵ء اول (ص ۴۲ ۔ ۱۳۹)

(۱۴) دونوں کے لیے ملاحظہ ہو: ابن اثیر اسد الغابہ دوم، چہارم، پنجم اور ابن سعد کی طبقات (ص ۹۳ ۔ ۵۷)۔ حضرت سلمان فارسیؓ ہجرت نبوی سے قبل تلاش حق میں بہت ملکوں کی خاک چھاننے کے بعد مدینہ منورہ آبسے تھے اور مدنی بن چکے تھے ۔ وہ ہجرت کے بعد اسلام لائے اور ابوالدرداء کے بارے میں ابن اثیر کا دلچسپ تبصرہ ہے کہ وہ اپنے خاندان (وار) والوں میں سب سے آخر میں اسلام لائے ۔ (۱۵) ۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، قسم اول (ص ۷ ۔ ۵۰۴) (۱۶) ابن سعد، البقات الکبریٰ، اول (ص ۹ ۔ ۲۳۸) میں مواخات کے ذریعہ استوار ہونے والے رشتہ کے بھائیوں کا ذکر نہیں ہے ۔ لیکن دوسری جلدوں جلد سوم میں جو بدری صحابہ کرامؓ کے مہاجرو انصار طبقات پر مبنی ہے، ان حضرات کے تذکروں میں ان کی مواخات کا ذکر ضرور کرتے ہیں اور دو ہی بھائیوں کا ذکر نہیں کرتے بلکہ بعض دوسری اختلافی روایات بھی نقل کرتے ہیں جن میں ایک مہاجر صحابی کی مواخات دو دو یا تین تین انصاری صحابہ سے معلوم ہوتی ہے ۔ ان اختلافی روایات کا تجزیہ آگے آئے گا ۔ (۱۷) بلاذری، انساب الاشراف، مرتبہ محمد حمید اللہ قاہرہ 1959ء اول، (ص ۱۷ ۔ ۲۷۰) (۱۸) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، جلد سوم (ص ۹ ۔ ۲۲۰، ۴۴، ۵۱، ۵۶، ۸۸، ۱۰۲، ۲۶۰ وغیرہ ۔ (۱۹) ابن سعد نے مکی اور مدنی مواخات کی تفریق نہیں کی ہے بلکہ ہم نے کی ہے کیونکہ وہ ایک مہاجر کی دوسرے مہاجر سے مواخات کا ذکر کرتے ہیں جو حقیقت میں مکی عہد کی ہے، مگر ابن سعد کے مطابق وہ مدنی ہے کیونکہ وہ مہاجرین کے باہمی بھائی چارے کے بھی اسی طرح قائل ہیں جس طرح مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات کے ۔ (۲۰) ابن اسحاق/ابن ہشام، اول (ص ۲۶۷) ابو طالب سے قریشی اکابر نے جو شکایت کی تھی کہ انہوں نے تمہارے اور تمہارے آباء واجداد کے دین کی مخالفت کی اور تمہاری قوم کے اتحاد کو پارہ پارہ کردیا (وفرق جماعة قومك) اور ان کی عقلوں یا عقلمندوں کو حمایت آمیز ٹھہرایا ۔ (ص ۱۷ ۔ ۲۷۰) پر ان کا ایک اور شکوہ نقل کیا ہے "..... وہ ایسا کلام لےکر آتے ہیں جو جادو ہے جس کے ذریعہ وہ آدمی اور اس کے باپ میں، انسان اور اس کے بھائی میں اختلاف پیدا کردیتا ہے، شوہر کو بیوی سے اور انسان کو اس کے خاندان (عشیرہ) سے جدا کردیتا ہے" ۔ ایسی مثالیں اور شکوے بہت ہیں، اسلام لانے سے قبل حضرت عمرؓ کو بھی اس کی شکایت تھی ۔ (۲۱) ابن ہشام، اول (ص ۳۴۹) حضرت عمرؓ نے جب مجلس قریش میں اپنے قبول اسلام کا اعلان واظہار کیا تو ان کو خوب زدوکوب کیا گیا، اسی دوران انکی زبان مبارک سے یہ جملہ نکلا " افعلوا مابدا لكم فاحلف بالله ان لوقد كنا ثلاث مئة (جل لقد) تركنا هالكم لوتركتموها لنا.... " جو تمہارا جی چاہے کرو، اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر ہم تین سو مردان کار ہوگئے تو ہم اس کو (مکہ کو) تمہارے لیے چھوڑیں گے یا تم اس کو ہمارے لیے خالی کردو گے...." (بشکریہ معارف)